بسم اللہ الرحمن الرحیم

دوائی کی وجہ سے دودھ اتر آئے تو بچے کو پلانے سے رضاعت کا حکم

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین ان مسائل میں کہ

(1) جس عورت کا بچہ نہ ہو وہ ایسی دوا کھا کر جس دوا کے کھانے سے دودھ آجاتا ہے کسی بچے کو دودھ پلادے تو کیا رضاعت ثابت ہوجائے گی؟

(2) اگر بچہ گود لینا ہو اور آگے چل کر اس سے پردے وغیرہ کا مسئلہ نہ ہو تو اسے رضاعی بیٹا بنانے کے لیے گواہ کیسے بنانے ہوں گے؟

جواب

(1) اگر دوائی سے دودھ آگیا تو بھی بچے کو دودھ پلانے سے عورت اور بچے کے مابین رضاعت ثابت ہوجائے گی۔ البتہ اگر وہ عورت شادی شدہ ہو تو اس کا شوہر اس بچے کا رضاعی باپ نہیں ہوگا، اگرچہ اس عورت سے صحبت کی وجہ سے رضاعی بچی اس کے شوہر پر حرام ہو۔ لہٰذا اس دودھ پلانے والی کے شوہر کے رشتہ داروں سے ویسا ہی پردہ ہوگا جیسا اجنبی یا اجنبیہ کا ہوتا ہے۔

اگر دوائی سے واقعی دودھ اتر آئے تو چونکہ حرمت کی اصل دودھ ہے تو جہاں دودھ آنا متصور و ممکن ہو وہاں اس سے حرمت ثابت ہوگی۔ اگرچہ اس عورت کی کبھی اولاد نہ ہوئی ہو بلکہ اگرچہ عورت کنواری ہی کیوں نہ ہو۔ بشرطیکہ خارج ہونے والی شے دودھ ہو اور اگر دودھ نہیں بلکہ سفید رطوبت ہے تو حرمت ثابت نہ ہوگی۔ کمال الدرایہ میں ہے:

"(أو من رجل) لانه ليس بلبن على التحقيق لان اللبن لا يتصور الا ممن يتصور منه الولادة غذاءً للولد فصار كما اذا أنزل من ثدى البكر ماء أصفر"

ترجمہ: مرد کے دودھ سے حرمت ثابت نہیں ہوگی کیونکہ وہ حقیقتاً دودھ نہیں کہ دودھ اسی سے متصور ہوسکتا ہے جس سے ولادت متصور ہو تاکہ بچے کی غذا ہو تو یہ ایسے ہوگیا جیسے کنواری کے پستان سے پیلی رطوبت نکل آئی۔ (کمال الدرایہ، ج3، ص218، دار الکتب العلمیۃ)

اسی میں ہے: "لانه لبن حقيقة كلبن غيرها من النساء" ترجمہ: پھر کنواری کے دودھ میں اصل یہ ہے کہ وہ حقیقتاً دودھ ہے دیگر عورتوں کے دودھ کی طرح۔ (کمال الدرایہ، ج3، ص220، دار الکتب العلمیۃ)

فتاوی قاضی خان میں ہے:

"رجل تزوج امرأة ولم تلد منه قط، ثم نزل لها لبن فأرضعت صبياً، كان الرضاع من المرأة دون زوجها حتى لا يحرم على الصبى أولاد هذا الرجل من غير هذا المرأة"

ترجمہ: ایک شخص نے ایک عورت سے شادی کی اور اس سے کبھی اولاد نہیں ہوئی، پھر اس عورت کو دودھ اتر آیا‘ اس نے کسی بچے کو پلا دیا‘ تو اس عورت سے بچے کی حرمت رضاعت ثابت ہوجائے گی اس کے شوہر سے نہیں حتی کہ اس بچے پر اس کے شوہر کی اس عورت کے علاوہ دوسری بیوی کی اولاد حرام نہیں ہوگی۔ (فتاوی قاضی خان، ج 1، ص 204، الشاملۃ الذہبیۃ)

(2) دودھ پلانے کے وقت شوہر اور دو عورتیں گواہ بن سکتے ہیں لیکن یہ ضروری نہیں، البتہ اتنا کیا جائے کہ دودھ پلا کر اس کی تشہیر کردیں جیسا کہ علامہ شامی رحمہ اللہ لکھتے ہیں

”وفی الفتح والواجب علی النساء أن لا یرضعن کل صبی من غیر ضرورۃ وإذا أرضعن فلیحفظن ذلک ولیشہرنہ ویکتبنہ احتیاطاً“

ترجمہ: فتح القدیر میں ہے عورتوں پر واجب ہے کہ بے ضرورت ہر بچہ کو دودھ نہ پلائیں اور اگر کسی کو پلائیں تو اسے یاد رکھیں" اس کی تشہیر کردیں اور احتیاطاً لکھ بھی لیں۔ (ردالمحتار، ج 4، ص 392، طبع کوئٹہ)

نیز بہار شریعت میں ہے: ”عورتوں کو چاہیے کہ بلا ضرورت ہر بچہ کو دودھ نہ پلادیا کریں اور پلائیں تو خود بھی یاد رکھیں اور لوگوں سے یہ بات کہہ بھی دیں۔“ (بہار شریعت، ج 2، ص 37، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی نمبر: HAB-0245

تاریخ اجراء: 13 جمادی الاولیٰ 1445ھ/28 نومبر 2023ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
DARUL IFTA AHLESUNNAT
www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net